65941 ـ سورج طلوع ہونے تك نماز فجر میں تاخر كرنا

سوال

نماز فجر میں سورج نكلنے تك تاخیر كرنے كا حكم كیا ہے، نہ كہ اس كے وقت میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نماز پنجگانہ كے اوقات مقرر اور محدد ہیں، اس وقت كى ابتدا اور انتہاء دونوں محدود ہیں جس میں نماز ادا كرنا ضرورى ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

یقینا مومنوں پر نماز مقررہ وقت میں ادا كرنى فرض كى گئى ہے النساء (103).

یعنى اس كے وقت میں ادا كرنى فرض ہے.

یہ آیت اس كى فرضیت پر دلالت كرتى ہے، اور یہ كہ نماز كے لیے وقت مقرر ہے، اگر وقت میں نماز ادا نہ كى جائے تو نماز صحیح نہیں ہو گى، نماز پنجگانہ كے یہ اوقات ہر چھوٹے بڑے اور عالم و جاہل مسلمان كے ہاں معروف ہیں جو انہوں نے نبى كریم صلى اللہ علیہ وسلم كے درج ذیل فرمان سے اخذ كیے ہیں:

" نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا كرتے ہوئے دیكھا ہے " انتہى

ماخوذ از: تفسیر السعدى صفحہ نمبر (103).

بغیر كسى عذر كے نماز وقت میں ادا نہ كرنا اور اس میں تاخیر كرنا كبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے، اور پھر اللہ تعالى نے اس عمل پر وعید سناتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

ان نمازیوں كے لیے ہلاكت و تباہى ہے جو نماز میں سستى كرتے ہیں الماعون (4 ـ 5).

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

جو لوگ اسے وقت سے لیٹ کر کے ادا کرتے ہیں.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (20 / 211).

دوم:

سوال نمبر (9940) کے جواب میں نماز پنجگانہ کے اوقات تفصیل سے بیان ہو چکے ہیں اس کا مطالعہ کریں.

نماز فجر کا وقت طلوع فجر صادق سے لیکر طلوع آفتاب تك رہتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تك ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (612).

جب نماز اس وقت میں ادا کی جائے تو یہ وقت ادا ہو گی، اس بنا پر سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ طلوع آفتاب کے قریب اس کا وقت نہیں ہو گا، یہ بات صحیح نہیں، بلکہ صبح کی نماز کا وقت طلوع آفتاب تك جاتا ہے.

سوم:

ہو سکتا ہے سائل نے اس طرف اشارہ کیا ہو کہ بعض لوگ نماز فجر میں تاخیر کرتے ہیں تا کہ انہیں نماز فجر کا وقت شروع ہونے کا یقین ہو جائے، یا پھر ظن غالب ہو کہ فجر کا وقت ہو گیا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ بعض کلینڈروں اور نظام الاوقات میں نماز فجر کے وقت کی تحدید میں غلطیاں پائی جاتی ہے.

لیکن یہ غلطی اس حد تك نہیں جاتی بلکہ بعض علماء کرام نے اس کا اندازہ بیس سے تیس منٹ تك لگایا ہے.

اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (26763) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارك یہ تھا کہ آپ دن کی روشنی شروع ہونے سے قبل نماز فجر ادا کر لیتے تھے اس کی دلیل میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

1 ـ امام بخارى اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالى نے جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت كيا ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم صبح كى نماز اندھيرے ميں ادا كيا كرتے تھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (560) صحيح مسلم حديث نمبر (646).

2 ـ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم صبح كى نماز اندھيرے ميں ادا فرماتے تو مومن عورتوں نماز ادا كر كے گھروں كو جاتى تو اندھيرے كى بنا پر پہچانى نہ جاتى تھيں، يا وہ ايك دوسرے كو پہچان نہيں سكتى تھيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (872) صحيح مسلم حديث نمبر (646).

" الغلس " رات كے آخرى حصہ كا اندھيرا.

جيسا كہ قاموس ميں ہے، يہ فجر كا اول وقت ہے. انتہى

ماخوذ از: سبل السلام.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اندھيرے كى بنا پر وہ پہچانى نہ جاتى تھيں " يہ رات كا باقى مانندہ اندھيرا ہے.

داودى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اس كا معنى يہ ہے كہ: وہ پہچانى نہيں جاتى تھيں كہ وہ ان كى عورتيں ہيں يا مرد " انتہى

ماخوذ از: شرح مسلم للنووى

3 ـ مغيث بن سمى رحمہ اللہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے عبد اللہ بن زبير رضى اللہ تعالى عنہما كے ساتھ صبح كى نماز اندھيرے ميں ادا كى، اور جب سلام پھرا تو ميں ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما كے پاس گيا اور انہيں كہنے لگا:

يہ كونسى نماز ہے! انہوں نے فرمايا:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم، ابو بكر، عمر اور جب عثمان رضى اللہ تعالى عنہم كو خنجر مارے گئے تو ان كے ساتھ ہمارى يہى نماز تھى.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (671) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ یہ احادیث اس کی دلیل ہیں کہ رسول کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اول وقت میں ادا کیا کرتے تھے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

" اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرنی افضل ہے، امام مالك، امام شافعی، اسحق رحمہم اللہ کا قول یہی ہے، اور ابو بکر, عمر، ابن مسعود، اور ابو موسی، ابن زبیر، رضی اللہ تعالی عنہم، عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی عنہ سے یہی مروی ہے " انتہی

واللہ اعلم .